سید ابوالحسن علی ندوی

(۱۹۱۴-۱۹۹۹ء)

سید ابوالحسن علی ندوی، جو عرف عام میں علی میاں کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ ہندوستان میں عربی زبان کے بلند پایہ ادیب، ممتاز مؤرخ، عظیم مفکر اور عربی و اردو کے ممتاز اور کثیر التصانیف مصنّف تھے۔ ان کی کتابوں کا امتیاز دلکش اسلوب تحریر، حسین انداز تعبیر، قیمتی مواد اور مترادفات کی کثرت کے ساتھ ان کا خوبصورت اور رواں استعمال ہے۔ مولانا علی میاں دنیا کے ان چیدہ مصنّفین میں سے ایک ہیں، جن کی کتابوں کو بے پناہ مقبولیت حاصل ہوئی۔ مولانا کا اصل میدان عربی تھا۔ اس لیے ان کی زیادہ تر کتابیں اصلاً عربی میں ہیں، جن میں سے متعدد کتابیں ہندوستان اور عالم عرب میں داخلِ نصاب ہیں۔ القراءۃ الراشدہ (تین جلدوں میں) بچوں کی تربیت واصلاح اور زبان کی تدریس کے لیے نہایت مفید اور دلچسپ کتاب ہے۔ ان کی اس کتاب سے ایک مضمون شامل درس ہے۔ مولانا کی حیات و خدمات سے متعلق تفصیل درسی کتاب ''عربی زبان و ادب کی تاریخ'' میں تذکرۂ مشاہیر کے تحت درج ہے۔

كُنْ احَد السّبعَةِ

كان اليوم الخامس عشر من شهر جون يوما شديد الحرّ و كان يوم عطلة فكان محمود و احمد و عثمان فى البيت و كانوا مع ابيهم فى الساعة الثانية فى النهار، و كانوا يتأففون من الحر و يتقلبون على الفراش كأنهم على الجمر.

قال محمود : يا لطيف! ما اشد الحرَّ!

قال ابوهم سليمان: اَ تعرف، يا محمود! كم تبعد الشّمسُ من الارض؟

محمود : لا يا ابى و لكنِّى اعرف انها بعيدة جدا.

سليمان: ستقرأ فى المدرسة أن الشمس تبعد من الارض اكثر من تسعين مليونا من الاميال والحرُّ كما ترى فكيف اذا دنتِ الشمس حتى تكون مقدار ميل؟

محمود : العياذ باللّٰه! و متٰى هذا يا ابى؟

سليمان : ذلك يا بُنيَّ يوم القيامة يوم يقوم الناسُ لربّ العٰلمين.

احمد : و كيف الناس يومئذٍ يا أبتِ؟

سليمان: يكون الناس على قدر اعمالهم فى العرق. فمنهم من يكون الى كعبيه، و منهم من يكون الى رُكبتيه و منهم من يكون الى حقويه و منهم من يلجمهُ العرقُ الجاما.

عثمان: او ليس هناک ظل أو مكان يستظل به الناسُ؟

سليمان: بلٰى يا ولدى فهنالک ظل لا ينعَمُ به الا سبعة من الرجال.

الاولاد: ومن اولئک السعداء يا أبانا لعلنا نجتهد أن نكون منهم.

سليمان: يا اولادى! ينبغى لكل مسلم أن يجتهد ان يكون احد السبعة و انا اعد لكم اولئک السبعة :

(١) امام عادل.

و قطع احد الاولاد و قال: ومن هو الامامُ. اهٰذا الذى يصلى بالناس.

سليمان: هو أيضا على خير لكنّ المراد هنا امير المسلمين.

و ابتدر الاولاد و قالوا: قد فهمنا هذا كالخلفاء الاربعة و عمر بن عبدالعزيز وقد سمعنا كثيرا من حكاياتهم من امنا.

قال سليمان: والثانى

(٢) يا اولادى! شاب نشأ فى عبادة اللّٰه تعالىٰ هنالک وقف الشيخ و قال يمكن كلُّ واحد منكم يا اولادى أن يكون هٰذا الشاب السعيد ولكن اذا ضيعتم فرصة الشباب فليس لكم الا الحسرة والندامة.

(٣) رجل قلبه معلّقٌ فى المساجد.

قال الاولاد: هو كالشيخ عبدالغنى فى حيِّنا فانه لا يرتاح الا الى المسجد ولا تفوته جماعة ولا نظنه يبيت الا فى المسجد.

قال سليمان: لا، يا اولادى ولكنه محافظ على الصلوٰة والجماعة منذ عشر سنوات أوأكثر.

(۴) رجلان تحابًّا فی اللّٰہ اجتمعا علیہ و تفرقا علیہ و اذا اردتم ان تروهما فانظروا الی الشیخ صالح والشیخ حمزةَ فهٰذا من الهند و ذلک من بخارا وهما اخوان فی اللّٰہ.

و یمکن کل واحد منکم ان ینال هٰذه الفضیلة و ذلک بأن یختار من صفِّه و رُفقته الصالح من الاولاد فیصادقه و یجتهد ان تکون صداقته للدین.

(۵) و رجل اقتدی بیوسف علیه الصلوٰة والسلام فی العفة والامانة و قد سمعتم قصته.

قال الاولاد: نعم.

(۶) و رجل تصدق بصدقة فاخفاها حتی لا تعلم شمالُه ما تنفق یمینُه.

و ذلک مثل جدِّ کم فانا لم نعرفْ بِرّه و احسانه الی المساکین والضَّعَفَة من المسلمین الا بعد وفاته فقد جاء ت العجائز والاراملُ یبکینه و یذکرن خیره وبرّه و قد اخبرنی اشراف من اهل هٰذا الحی انه کان یواسیهم و یَصِلُهم بمعروف کل شهر ولم نعلم ذلک اهل البیت.

(۷) و رجل ذکر اللّٰہ خالیا ففاضت عیناه.

قال الاولاد: اما نحن فنجتهد جمیعًا ان نکون شُبانًا نشأوا فی عبادة اللّٰہ تعالیٰ و نجتهِدُ فی غیر ذلک من الفضائل ایضا و لعلّنا یا ابانا اذا جمعنا خصالًا ننال بها مکانًا خاصا فی ذلک الظل ایضا ففرق بین من یأتِی بفضیلةٍ و بینَ من یأتی بفضائلَ.

سلیمان: هو کذلک: ان اللّٰہ لا یضیع اجر المحسنین و لا تظلمُ نفسٌ شیئًا.

(القرأة الراشده : ۲)

حل لغات

عطلة	-	چھٹی
تأفف تأففا (تفعُّل)	-	اُف اُف کرنا
يتقلب تقلبا (تفعُّل)	-	اُلٹ پلٹ کرنا
الجمر	-	چنگاری
ما اشد الحر	-	کتنی سخت گرمی ہے
دنى يدنو (ن)	-	قریب ہونا
العياذ باللّٰه	-	اللہ کی پناہ
العرق	-	پسینہ
كعب	-	ٹخنہ
ركبة	-	گھٹنہ
حقو	-	کوکھ، کمر
الجم الجاما (افعال)	-	لگام لگانا
السعداء	-	(سعید کی جمع) نیک بخت
امير المسلمين	-	اسلامی حکومت کا سربراہ
ابتدر ابتدارا (افتعال)	-	جلدی کرنا
معلق	-	لٹکا ہوا، ٹنگا ہوا
حيّ	-	محلّہ
ارتاح ارتياحا (افتعال)	-	آرام پانا
بات بيتا (ض)	-	رات گزارنا
تحابَّ (تفاعل)	-	محبت کی

رِفقَةٌ و رُفُقَةٌ و رَفُقَةٌ	-	ساتھیوں کی جماعت
اقتدى (افتعال)	-	پیروی کی
تصدق (تفعُّل)	-	صدقہ کیا
بِرّ	-	نیکی
الضعَفَةُ	-	(ضعیف کی جمع)، کمزور، بوڑھے
العجائز	-	(العجوز کی جمع)، بوڑھی
الارامل	-	(الارملة کی جمع)، بیوہ
يواسى مواساة (مفاعلة)	-	غمخواری کرنا
يَصِل (ض)	-	صلۂ رحمی کرنا

﴿التمرين﴾

(ا) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

١- ایُّ یوم کان شدید الحر؟

٢- این کان محمود و احمد و عثمان؟

٣- ومن کان معهم؟

٤- عن ایِّ شئ سألهم ابوهم؟

٥- متٰی تدنو الشمس حتّی تکون مقدار میل؟

٦- و کیف الناس یومئذٍ؟

٧- اين يستظل الناس فی ذلک اليوم؟

٨- كم نوعا من الرجال يكون تحت ظل العرش؟

٩- ماذا تفهم من الحب فی الله؟

١٠- من هو الامام العادل؟

١١- هل صاحب الصدقة يكون تحت ظل العرش؟

(٢) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیے۔

☆ جون کی سترہ تاریخ کو سخت گرمی تھی۔

☆ محمود، احمد اور حامد اپنے گھر میں تھے۔

☆ ان کے ساتھ ان کی ماں بھی تھی۔

☆ محمود نے کہا: ہائے! کتنی گرمی ہے۔

☆ ماں نے کہا اس وقت کیا ہوگا جب سورج قریب ہو کر ایک میل کی دوری پر ہوگا؟

☆ احمد نے پوچھا کہ کیا اس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا، جس میں لوگ پناہ لیں۔

☆ ماں نے کہا کہ عرش کا سایہ ہوگا لیکن اس مین صرف سات قسم کے لوگوں کو سایہ ملے گا۔

☆ ہر مسلمان کو چاہیے کہ ان سات میں سے ایک ہونے کی کوشش کرے۔

(٣) خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

☆ الشمس .... من الارض اكثر من تسعين مليونا.

☆ و متٰی .... يا ابی.

☆ يوم .... الناس برب العالمين.

☆ يكون الناس علی .... فی العرق.

☆ لا، يا اولادى .... محافظ على الصلوٰه والجماعة.

(۴) درج ذیل جملوں کی تشریح کیجیے۔

☆ امام عادل.

☆ رجل قلبه معلق فى المساجد.

☆ رجلان تحابا فى اللّٰه.

☆ رجل تصدق صدقة فاخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه.

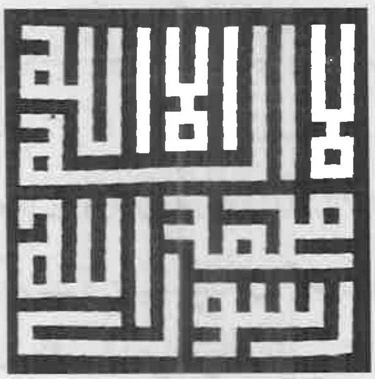

سوانح نگاری

عربی ادب میں سوانح نگاری کی ابتدا عہد اموی میں ہوئی۔ اس کا خاص داعیہ لوگوں کا وہ عمل بنا، جس سے حدیث اور غیر حدیث کے درمیان خط فاصل لازمی قرار پایا۔ یعنی لوگوں نے اپنی طرف سے باتیں بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا شروع کر دیا۔ اس لیے حدیث کے علما اور اس کے خدمت گاروں کے حالات جاننے، ان کے عادات و اطوار کو پرکھنے اور ان کی شخصیت کے ہمہ جہت پہلو سے واقفیت حاصل کرنے کے لیے سوانح نگاری کے فن کا آغاز ہوا۔ یہ رجحان بعد کے زمانوں میں مزید شدت اختیار کرتا گیا اور اس کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا تا آنکہ اس نے ایک فن کی حیثیت اختیار کر لی اور عباسی دور میں سوانح نگاری اپنے تمام تر فنّی پہلوؤں کے ساتھ بامِ عروج پر پہنچ گئی۔ سوانح نگاری کے سلسلہ میں جو معروضی اور سائنسی انداز عرب مؤرخین نے اختیار کیا، وہ دوسری زبانوں کی تاریخ و سوانح نویسی کے لیے بھی رہنما خطوط کی حیثیت سے تسلیم کیے گئے۔ جدید دور میں اس فن نے مغربی فن سوانح نگاری سے استفادہ کر کے ایک خاص علمی و ادبی شناخت حاصل کر لی ہے۔

کسی اہلِ علم کا سوانحی خاکہ درسیات میں شامل کرنے کا خاص مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ ابتدا سے ہی بچوں میں اپنے اکابر و اسلاف کے حالات و کوائف اور ان کے کارناموں سے واقفیت حاصل کرنے کا رجحان پیدا ہو، جو ان کی زندگی میں تحریک پیدا کرنے کا سبب بنے۔ اسی مقصد کے تحت ابن سینا کے حالاتِ زندگی شامل درس کیے گئے ہیں۔ ابن سینا طب و حکمت کے سرخیلوں میں شمار کیے جاتے ہیں۔ دوسرے علوم وفنون میں بھی ان کے کارنامے قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ ان کی زندگی مسلسل جہد و عمل سے عبارت تھی۔

ابن سينا

(۳۷۰-۴۲۸ھ/۹۸۰-۱۰۳۷ء)

هو ابوعلى الحسين بن عبد اللّٰه بن سينا البخارى المشهور بالشيخ الرئيس، كان من اشهر الحكماء والاطبّاء العرب فهو بقراط الطب وارسطو الحكمة عند العرب و الافرنج و قد جمع فى فسيح صدره كتابات ارسطو و اوعىٰ فى خزانةِ معارفه و قد نقل الافرنج عنه اكثر ما عندهم من كتابات جالينوسْ و بقراط و نشروا اشهر تآليفه فى اللغة العربية و ترجموا اكثرها الى لغاتهم، و كان هو المعول عليه شرقًا وغربًا فى قواعد الحكمة والطب واعترف له الجميع بالفضل فافتخر به الشرق و مدحهٔ الغرب وانتفع بتصانيفه.

كان الشيخ من اهل البلخ وانتقل ابوه الى بخارى و كان من العمّال و تولى العمل بقرية من قرىٰ بخارى يقال لها خريشين من امهات القرى و بها ولد الشيخ الرئيس ابن سينا فى صفر سنة ۳۷۰ هـ، و اسم امه ستاره وهى من قرية افشنة بالقرب من خريشين، ثم انتقل ابوه و بيته، الى بخارى، و تنقل الرئيس بعد ذلك فى البلاد و اشتغل بالعلوم و حصل الفنون، ولما بلغ عشر سنين من عمره كان قد اتقن علم القرآن و الادب و حفظ اشياء من اصول الدين و حساب الهند و الجبر و المقابلة ثم توجه نحوهم الحكيم ابو عبد

اللّٰـه الـناقلی فانزله ابوالرئیس عنده فابتدأ الرئیس ابوعلی یقرأ علیه کتاب ایساغوجی و احـکـم عـلیه علم المنطق و اقلیدس و المجسطی وفاقهٗ کثیرًا حتّٰی اوضح لهٗ منها رموزًا و افهـمـهٗ اشکالات لم یکن الناقلی یدریها، ... ثم انصرف الناقلی من عنده واشتغل ابو علی بتـحـصـیـل الـعلوم الطبعیات والالٰهیات وغیر ذلک ثم رغب بعد ذلک في علم الطب و تـامّلَ الکتب المصنّفة فیه و عالج من احتاج لا علی طریق الاکتساب بل تأدبًا و ممارسةً و عـلـم الـطـب حتـی فـاق فیه الاوائل والاواخر فی اقل مدةٍ واصبح فیه عدیم القرین. فکان فـضـلاء هـذا الفن و کبراؤه یختلفون الیه و یقرأون و یمارسون انواع العلاجات المقتبسة مـن التـجـارب و کـان عـمـره اذ ذاک نـحوست عشرة سنة و فی مدة اشتغاله لم ینم لیلة واحـدة بکمالها واشتغل فی النهار الا بالمطالعة و کان اذا اشتکلت علیه مسألة توضأ و قصد الـمـسـجـد الجامع و صلّی و دعا اللّٰه عزّ و جلّ أن یسهّلها علیه و یفتح معلقاتها له ... ولم یـکـمل ١٨ سنة من عمره حتی اکمل تحصیل العلوم باسرها ... و من تصانیف الرئیس ابن سیـنا ما یقارب المائة بین مختصر و مطول، منها کتاب الشفاء فی الحکمة و کتاب النجاة والاشارات و الـقـانـون و رسـالة فی فنون شتی و رسائل اخری بدیعة منها رسالة حی بن یـقـظان و رسالة سلامان و ابسال و رسالة الطیر و غیرذلک. و انتفع الناس کثیرًا بکتبه و هو احـد فـلاسـفة الـمـسـلـمـیـن و کـان شعـره فـی فـنون کثیرة، منها فی الطب لا موضع لها بالذکرهنا.

و بـالـجملة فضائله مشهورة مسلمة و توفی الرئیس بهمدان یوم الجمعة من رمضان سنة ٤٢٨ و دفن بها، و دُفِنَ معه علم کثیر و قیل انه مات فی السجن و الاول اصح. و مع

ذلک کلـه أن ابن سینا مال الی الالحاد و الزندقة و کفر باللّٰه تعالیٰ کما قال ابن الوردی فـی تـاریخهِ المشهور: ان الغزالی کفّرَ ابن سینا فی کتابه المنقذ من الضلال، فکفَّر فارابی ایـضا. و قال الغزالی فی المنقذ من الضلال أن مجموع ما غلطا فیه من الاهیات یرجع الیٰ عشـریـن یـجـب تـکـفیـرهـمـا فـی ثلاثةٍ منها ... اما المسائل الثلاث التی خالف فیها کل الاسـلامیین. الاولـیٰ قـالا أن الاجسادلا تحشر و انما المثاوب والمعاقب هی للارواح، الثـانیة قومهما أن اللّٰه یعلم الکلیات دون الجزئیات، الثالث بقدم العالم و اعتقاد هٰذا کفرٌ صریحٌ، نعوذ باللّٰه منه و کذا کفر ابن سینا الامام ابن تیمیه و تلمیذه ابن قیم. واللّٰه اعلم!

(ملخّصًا دائرة المعارف ۱/۵۳۵ – ۵۳۸)

حل لغات

فسیح	–	کشادہ
صدر	–	سینہ
اوعٰی (افعال)	–	محفوظ کرلیا
نشرنشرًا (ن)	–	شائع کرنا، نشر کرنا
المعول علیه	–	قابل بھروسہ، مستند
افتخر افتخارا (افتعال)	–	فخر کرنا
انتفع انتفاعا (افتعال)	–	فائدہ اٹھانا، نفع حاصل کرنا
انتقل انتقالا (افتعال)	–	منتقل ہونا، چلا جانا
العمّال	–	گورنر، مزدور

تولی العمل (تفعُّل)	-	گورنری اختیار کی
اتقن اتقانا (افعال)	-	مہارت حاصل کرنا
انزل عنده	-	اپنے پاس مقیم کرلیا
فاق فوقا (ن)	-	فوقیت لے جانا
رموز	-	(رمز کی جمع) نکتہ
اشکالات	-	(اشکال کی جمع) پیچیدگی
انصرف انصرافا (انفعال)	-	لوٹنا
رغب رغبا (فی) (سمع)	-	رغبت پیدا کرنا، راغب ہونا
تأمل تأملا (تفعُّل)	-	غور وفکر کرنا
الاکتساب (افتعال)	-	کمانا، حاصل کرنا
تأدب (تفعُّل)	-	ادب سیکھنا
ممارسة (مفاعلة)	-	مشق کرنا
عديم القرين	-	بے نظیر، بے مثال
سهّل تسهيلا (تفعيل)	-	آسان کرنا
معلقة	-	پیچیدہ، لٹکا ہوا
قارب مقاربة (مفاعلة)	-	قریب ہونا
مطول	-	طویل
بالجملة	-	حاصل کلام
السجن	-	قید خانہ، جیل
المثاوب	-	(مثوبة کی جمع) جزاء، بدلہ

﴾التمرين﴿

(۱) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

۱– ما هو الاسم الكامل لابن سينا؟

۲– اى شئ جمع ابن سينا فى فسيح صدره؟

۳– من هو المعول عليه فى قواعد الحكمة و الطب؟

۴– من اى بلد هو و من انتقل الى بخارا؟

۵– فى اى سنة ولد ابن سينا؟

٦– فى اى عمره اتقن علم القرآن والادب؟

۷– من استاذ ابن سينا؟

۸– لماذا تحير ابو عبد الله الناقلى؟

۹– متىٰ اكمل تحصيل العلوم باسرها؟

۱۰– فى اى سنة توفى الشيخ الرئيس؟

(۲) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیے۔

☆ بوعلی سینا ایک عجوبہ روزگار تھا۔

☆ اس کی ولادت بلخ میں ۳۷۰ھ میں ہوئی۔

☆ اس کی ماں کا نام ستارہ تھا۔

☆ پھر اس کا خاندان بخارا کی طرف منتقل ہو گیا۔

☆ بوعلی سینا ۱۴ سال کی عمر میں تمام علوم کی تحصیل سے فارغ ہو گیا۔

☆ وہ اپنے استاد ابوعبداللہ ناقلی پر فوقیت لے گیا۔

☆ اس کے سینہ میں ارسطو کے تمام علوم محفوظ تھے۔

☆ فن حکمت اور طب کے ماہرین اس کے پاس آتے جاتے تھے۔

☆ اس کی تصنیفات میں سے کتاب الشفا اور کتاب القانون وغیرہ اہم ہیں۔

☆ امام غزالی نے بھی ابن سینا کی کتابوں سے فائدہ اٹھایا ہے۔

(۳) درج ذیل الفاظ کی تشریح کرتے ہوئے انھیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

☆ **اتقن** ....

☆ **انتفع** ....

☆ **تنقّلَ** ....

☆ **الجبر** ....

☆ **فاق** ....

☆ **اشتغل** ....

☆ **رمزٌ** ....

☆ **رغِبَ فی** ....

☆ **رغِبَ عن** ....

(۴) ابن سینا کے حالاتِ زندگی سے کیا سبق ملتا ہے، مختصراً لکھیے۔

(۵) ابن سینا کی تین اہم تصنیفات کے نام لکھ کر ان کے موضوع بتائیے۔

حجاج بن یوسف ثقفی

۴۱-۹۵ھ

عہد اموی کے ممتاز مقررین، آزمودہ کار سیاسی مدبّرین اور سحر طراز مکتوب نگاروں میں حجاج وہ پہلا شخص ہے، جس نے معجز نما خطابت کے ساتھ ساتھ پُر اثر خطوط نگاری میں بھی امتیازی مقام حاصل کیا۔ ابو محمد حجاج بن یوسف ثقفی ۴۱ھ میں ایک پڑھے لکھے لیکن غریب گھرانے میں پیدا ہوا۔ حجاج کا باپ طائف ہی میں ایک مکتب میں استاد تھا، جہاں بچوں کو قرآن شریف پڑھنا، لکھنا اور تھوڑا بہت حساب سکھایا کرتا تھا۔ حجاج نے ابتدائی تعلیم اپنے باپ کے ساتھ رہ کر طائف میں حاصل کی۔ بارہ سال کی عمر کو پہنچتے پہنچتے خاص علمی صلاحیت پیدا کر لی اور پڑھنے لکھنے میں اس کے جوہر چمکنے لگے۔ وہ بچپن سے ہی پُر شوق اور بلند ہمت تھا۔ اس کی ذکاوت و زِیرکی کو دیکھ کر روح بن زنباع نے، جو عبدالملک بن مروان کا مددگار تھا، اسے اپنے سپاہیوں میں بھرتی کر لیا۔ خلیفہ نے جب اپنی فوج میں ابتری دیکھی تو روح کے مشورہ سے اس نے حجاج کو اپنی فوج کا افسر مقرر کر دیا۔ اس نے تمام فوج کو منظّم کیا اور اسے پوری طرح قابو میں لا کر مطیع کر لیا۔ پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑنے والی فوجوں کی قیادت کے باعث اس کی شہرت عام ہوگئی۔ اس نے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ کا محاصرہ کر کے شہید کیا اور ان کی حکومت ختم کر دی، جس کی وجہ سے اس کی قابلیت مسلم اور عبدالملک کی نظر میں اس کا مرتبہ بلند ہو گیا، پھر انہوں نے حجاج کو عراق کا گورنر بنا دیا، جہاں شیعوں کے فتنہ اور خوارج کی بغاوت کو نہایت سختی سے کچل کر امویوں کے خلاف شرانگیزیوں کو ہمیشہ کے لیے دبا دیا اور بالآخر بے پناہ خونریزیوں اور قتل و غارت کے

بعد وہ انھیں اپنی جماعت میں لے آیا۔ پھر وہ بقیہ تمام عمر عراق میں عبدالملک اور اس کے بیٹے ولید کی حکومت کا بنیادی ستون بنا رہا۔ تا آنکہ ۹۵ھ میں بمقام واسط انتقال کیا۔

امتیازی خصوصیات

اموی حکومت کے گورنروں اور والیوں میں فن خطابت و کتابت میں حجاج بن یوسف نے بڑا نام پیدا کیا اور زبان و بیان، انداز تحریر اور تحریر کی اثر اندازی و سحر طرازی میں بڑا اعجاز دکھایا ہے۔ اس فن میں عبدالحمید الکاتب کے علاوہ کوئی دوسرا اس کا ہمسر نہیں ہوسکا۔ جتنی پُر اثر حجاج کی تقریر ہے، اُتنی ہی جاذب نظر اور سحر طراز اس کی تحریر بھی ہے۔ حجاج کا اسلوب نگارش بڑا پسندیدہ، مؤثر اور نوک پلک سے درست ہے۔ عبارت صاف ستھری اور رواں ہے۔ اسلوب بیان میں شستگی و شگفتگی تحریر کو دلنشیں بناتی ہے۔ اس کے خطوط میں سے اس خط کو ادبی لحاظ سے بڑی پذیرائی حاصل ہوئی، جو اس نے قحط کے بعد ہوئی بارش سے پیدا شدہ طراوت اور خوشحالی کی کیفیت کا اظہار امیر المومنین کو لکھے ایک خط میں کیا ہے۔ گو کہ حجاج کی شہرت اس کی خطابت کے حوالہ سے ہے تاہم اس کی خطوط نگاری کی انھیں امتیازی خصوصیات کی وجہ سے اس کا یہ خط درس میں شامل کیا گیا ہے۔

رسالة حجاج بن يوسف
الیٰ امیر المؤمنین مروان بن عبدالملک

اما بعد! فانا نخبر امیر المومنین أنه لم یصب ارضنا وابلٌ، منذ کتبتُ اخبره عن سقیا اللّٰه ایّانا، الاماوبل وجه الارض من الطَشّ والرّش والرّذاذِ حتیٰ دفعت الارضُ واقشعرت واغبرت، و ثارت فی نواحیها اعاصیرُ تذورُ دُقاقَ الارضِ من ترابها، و اَمسَک الفلاحونَ بایدیهم من شدة الارضِ و اعتزازها و امتناعها، اَرضُنا ارضٌ سریعٌ تغیّرُها وشیک تنکُّرها شیٌٔ ظنُّ اهلِها عند فحوطِ المطرِ، حتّی اَرسلَ اللّٰه بالقبولِ یوم الجمعةِ فاشارت زبرجًا متقطِعًا متمصِرًا، ثم اعقبتهٔ الشمال یوم السبتِ فطحُطَحتُ عنه جهامهٔ، والّفت متقطِعهٔ، وجَمعَت متمصّرهٔ حتی انتضدتُ ثم عادت عوائده بوابل، مُنهَمل، منسجل یردف بعضهٔ بعضًا کلّما اردَفَ شُوبُوبٌ اردفته شآبِیبٌ، بشدة وقعه فی العراضِ و کَتبتُ الی امیر المومنین و هِیَ ترمِی بمثل قطع القطن، قد ملأ الیباب و سدَّ الشعاب و سقٰی منها کل ساقٍ فالحمدُ للّٰهِ الذی انزل غیثهٔ و نشَر رحمتهٔ من بعد ما قنطوا وهو الولیُّ الحمید.   والسلام

(البیان والتبیین)

حل لغات

رسالةٌ	–	خط
لم يصب	–	نہیں ملی، نہیں پہنچی
وابلٌ	–	زوردار بارش
مُنذُ	–	(حرف جار) سے
سقيًا	–	سیرابی
وَجهَ الارض	–	روئے زمین
الطش	–	پھوار
الرشّ	–	چھینٹا
الرذاذ	–	پھوار
وقعت (فتح)	–	بنجر ہوگئی
اغبرت (افعال)	–	غبار آلود ہوگئی
ثارت	–	بھڑک اُٹھی
اقشعرت (اِفعَلَلَّ)	–	کانپ گئی
اعاصير	–	(الاعصار کی جمع) بگولہ
دقاق	–	گرد
اعتزاز (افتعال)	–	قوی ہونا، فخر کرنا، سخت ہونا
ارض سريعٌ	–	جلد اثر قبول کرنے والی زمین
وشيكٌ	–	قریب، جلد باز
فحوط	–	رُکنا
اثارت (افعال)	–	بھڑکایا، اُٹھایا

زبرجًا	-	(جمع زبارج) سرخ، پیلا بادل
متقطعًا	-	ٹکڑے ٹکڑے
متمصر	-	پیلا بادل
اعقبت (افعال)	-	اس کے پیچھے آئی
الشمال	-	ٹھنڈی ہوا، شمالی ہوا
طحطحت (فَعْلَلَ)	-	اس نے بادل کو اڑایا، خس وخاشاک دور کردیا
جهامٌ	-	بے بارش کا بادل
الفت (افعال)	-	اس نے جوڑ دیا
انتضدت (افتعال)	-	ترتیب سے جمع ہوگئی
بوابل	-	موسلا دھار بارش
منهملٌ	-	موسلا دھار
منسجلٌ	-	اوپر سے گرنے والا
اردف (افعال)	-	اس نے پیچھے لگایا، بٹھایا، ردیف بنایا
شوبوبٌ	-	(جمع شآبیب) بادل کے ٹکڑے
قطع القطن	-	روئی کا ٹکڑا، گالا
ملأ (نَصَرَ)	-	بھر گیا
يبابَ	-	گھاٹی
شعاب	-	(واحد: شعبٌ) گھاٹی
غيث	-	بارش
قنطوا (نَصَرَ)	-	وہ لوگ نا اُمید ہو گئے

﴿التمرين﴾

(۱) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

۱- الی من ارسل حجاج هذه الرسالة؟

۲- عن ای شئ اخبره فی رسالته؟

۳- لماذا امتنع الفلاجون عن الفلاحة؟

۴- ای یوم نزل المطر؟

۵- ای شئ عاقب المطر یوم السبت؟

(۲) درج ذیل جملوں کی عربی بنائیے۔

☆ یہ خط، میں آپ کو اس لیے لکھ رہا ہوں کہ بتاؤں، کہ اللہ نے ہم کو سیراب کیا۔

☆ بارش نے اتنی تری پیدا کی کہ زمین کانپ اُٹھی۔

☆ اور اس کے چاروں طرف آندھیاں چلنے لگیں۔

☆ اللہ ہی کے لیے تعریف ہے، جس نے اپنی رحمت کو پھیلایا۔

☆ بارش اللہ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک ہے۔

☆ اگر بارش نہ ہو تو لوگ بھوکوں مر جائیں۔

☆ غلوں کی پیداوار کا دار و مدار بارش پر ہے۔

(۳) اس خط کا خلاصہ اپنی زبان میں لکھیے۔

مع الخضريّ فی سوقِ الخضارِ

فی مدینتی اسواقٌ اهمّها سُوقُ الخُضرَواتِ، وهو قریبٌ من منزلنا و لیس بعیدًا عنه انّما هو علی بعد حوالی کیلو میتر و نصف من حرم الجامعة الملیة الاسلامیة فی جنوب دِلهی، بجوار محطة سکة حدیدیة فی حی ''اوکهلا''.

انّنا نَترَدّدُ علی السوق کلّما نجدُ فُرصةً و نشتَریُ ما نحتاجُ الیه من خُضرٍ و فواکهٍ.

و فی یوم من ایام الأحد، یوم العطلة الاسبوعیة، خرجنا من المنزل الی السوق، مع الاخ حامد و وصلنا الیه و دخلناه، و تحولنا فیما بین المحلات و الدکاکین و شاهدناها مشاهدة عابرة لمعرفة مواضع الحوائج المطلوبة والاسعار المناسبة ثم بدأنا بالشراء.

و کان الخضریّ جالِسًا فی دکانه و امامه انواع عدیدة من الخضروات الطازجة و معروضة فی سلات و کرتوناتٍ مختلفة، توجدُ فی دکانه بطاطس و بطاطا حلو، وجرز و خیار و قثاء و نجلٌ و لیمون و طماطم و باذنجان و نعناع و بامیة ولفت و دباء وقرع و کوسه و بصل و زنجبیل و فلفل اخضر و ثومٌ و کرتب (ملفوفٌ) و قرنبیط (زهرة قنّبیطٌ) و شمنذر و خسَّة و شماز وحلیةٌ و قاصولیا خضرا وسبائخ و جرجیرٌ و نحوها.

سلّم حامدٌ علی الخضریّ و استفسر عن اسعار عدیدٍ من الخضرِ:

ما سعر البامية يا عم؟

و كم حبة ليمون بروبيّة ؟

و ثمن دزينة منها؟

والطماطم – كيلو – بكم؟

رحّب الخضرى وحيّأ بتحيّةٍ مماثلة مجيبًا على الاسئلة:

بامية كيلو بثمانى روبياتٍ.

وليمونان بروبيّة.

و دزينة من الليمون بخمس روبياتٍ.

والطماطم – كيلو بخمس روبياتٍ.

تفضل و مرحبًا بك يا سيدى!

تفكر حامدٌ قليلاً و امر بمايلى.

حامد:هات ثلا ثة كيلو من البطاطس و كيلو واحد من كل من الطماطم والجزر و كيلوين من البصل.

الخضرى حاضر يا سيدى:

فوزن الخضرىّ الخضروات بالميزان و لفّها بالاوراق والاكياس و سلّمها اليه. فتسلّمها حامدٌ و دفع الثمن. ووصل الى البيت و اعطاها لامّه، اعدّت اُمّهُ السند ويشات و وجبة الغداء لحامدٍ ولاعضاء العائلة فتنا ولوها بعد اداء صلاة الظهر و حمدوا اللّٰه على السلامة والهناء و رغد العيشِ و بعد ساعةٍ فانهم خرجوا للنزهة مسرورين.

(اللغة العربية الوظيفية)

حل لغات

الحُضرِيّ	-	سبزی فروش
سوق الخضار	-	سبزی منڈی
مدينة	-	شہر
حوالى	-	تقریباً
حَرَم الجامعة	-	یونیورسٹی احاطہ (کیمپس)
محطة سكة حديدية	-	ریلوے اسٹیشن
حيّ	-	(جمع: احياء)، محلّہ
تردد على (تفعل)	-	بار بار جانا
فرصة	-	(جمع: فرص)، موقع
نشترى (افتعال)	-	ہم خریدتے ہیں
خضر	-	(واحد: خضرة)، ترکاری، سبزی
العطلة الاسبوعية	-	ہفتہ وار چھٹی
وصل الى (ض)	-	پہنچا
تجوّل (تفعّل)	-	گھومنا
محلات	-	(واحد: محلة)، شہر کا ایک حصہ، منزل
دكاكين	-	(واحد: دكان)، دکان
شاهدنا (مفاعلت)	-	ہم نے دیکھا، مشاہدہ کیا
عابرة	-	سرسری
اسعار	-	(واحد: سِعر)، قیمت
الشراء	-	خریداری

انواع	-	(واحد: نوع)، قسم قسم
عديدة	-	متعدد، کئی ایک
الطازجة	-	تازہ
معروضه (اسم مفعول)	-	پیش کردہ
سلّات	-	(واحد: سلة)، ٹوکری
بطاطس / بطاطة	-	آلو
خيارٌ	-	(واحد: خيارة)، ککڑی
قِثّاءٌ	-	(واحد: قثاء ة)، ککڑی
قثاء الحمار	-	کریلا
فُجلٌ	-	(واحد: فُجلَةٌ)، مولی
ليمونٌ	-	لیموں
طماطم	-	ٹماٹر
باذنجان	-	بینگن
نعناعٌ = نعنعٌ	-	پودینہ
بامية	-	بھنڈی
لفت	-	شلجم
دَبّاءٌ	-	(واحد: دبّاء ة)، کدو
قَرعٌ	-	(واحد: قرعة)، کدو
بصل	-	پیاز
زنجبيل	-	سونٹھ
فلفل اخضر	-	ہری مرچ

ثومٌ	-	لہسن
كُرُنبٌ / كَرَنُبٌ	-	کرم کلا
قرنبيطٌ / قنبيطٌ	-	گوبھی
شمندرٌ	-	چقندر
خسّة (الخمس)	-	ایک مشہور سبزی ''کاہو''
شمارٌ و شُمرةٌ	-	ایک قسم کا پودا، بادیان، سونف
حُلبةٌ		میتھی
جرجير	-	آبی سلاد (پانی میں پیدا ہونے والی اور کھائی جانے والی ترکاری)
دزينة	-	درجن
اكياس	-	(کیسٌ کی جمع)، تھیلی، بٹوہ
وَجبَة الغذاء	-	خوراک، کھانا
كرتونات	-	(واحد: کرتون)، ٹھیلا، کارٹون
بطاط حلوة	-	شکرقند

التمرين

(ا) درج ذیل سوالوں کے جواب عربی میں لکھیے۔

١- اين سوق الخضروات؟

٢- اهو قريب من منزل المولف؟

٣- في اى حي يقع السوق؟

۴- متیٰ یذهب المؤلف الی السوق؟

۵- ای یوم یوم العطلة الاسبوعیة ؟

۶- ماذا شاهد المصنّف و اخوه حامد؟

۷- کم من نوع من الخضروات یؤجد فی السوق؟

۸- ما هی ثمن الطماطم؟

۹- کم من حبة من لیمون بروبیة ؟

۱۰- ایّ شئ اشتری المؤلف؟

(۲) عربی میں ترجمہ کیجیے۔

☆ سبزی منڈی ہمارے محلّہ سے نصف کیلومیٹر دور ہے۔

☆ سبزیاں ہر شخص کی ضرورت ہیں۔

☆ سبزیوں کے استعمال سے آدمی تندرست رہتا ہے۔

☆ ہم اتوار کو عام طور سے سبزی منڈی جاتے ہیں۔

☆ کچھ لوگ سبزی کے بجائے گوشت زیادہ پسند کرتے ہیں۔

☆ تمھیں کون سی سبزیاں پسند ہیں۔

☆ ٹماٹر بہت سستا ہوتا ہے۔

☆ آلو کا استعمال بہت زیادہ ہے۔

☆ ہری سبزیاں آنکھ کی روشنی بڑھاتی ہیں۔

☆ ہم سبزیاں شوق سے خریدتے ہیں۔

(۳) حامد اور عمر پھل خریدنے کے لیے گھر سے نکلے۔ پھل فروش اور اُن دونوں کے درمیان جو گفتگو ہوئی اسے

مکالمہ کی شکل میں ترتیب دیجیے۔

(۴) درج ذیل عبارت کو غور سے پڑھیے اور اسے اپنی کاپی پر لکھ کر اعراب لگائیے۔

وقیل: انه صلی الصبح بوضوء العشاء خمسین سنة و کان یقول: ما اعزت العباد نفسها بـمثل طاعة اللّٰه ولا اهانت نفسها بمثل معصية اللّٰه. ودعٰی الی نیف و ثلاثین الفا لیاخذها فقال: لاحاجة لی فیها ولا فی بنی حتی القی اللّٰه فیحکم بینی و بینهم.

(۵) درج ذیل الفاظ کی تشریح کیجیے اور انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

☆ شاهدنا ....

☆ الاسعار ....

☆ استفسر ....

☆ تفضلُ ....

☆ هات ....

☆ العائلة ....

☆ تناولوا ....

محمد لقمان السّلفی

ڈاکٹر محمد لقمان السّلفی کا شمار برصغیر کے مستند اور ثقہ اصحاب علم میں ہوتا ہے۔ وہ بہ یک وقت مفسّر، محدث، مصنّف، ادیب، صحافی، خطیب و داعی اور ماہر تعلیمات ہیں۔ وہ اپنی ہمہ جہت علمی و ادبی صلاحیتوں اور دینی، ملّی اور تحریکی سرگرمیوں کی وجہ سے فضل وکمال کے بلند مقام پر فائز ہیں۔

ان کی پیدائش ۱۹۴۲ء میں شمالی بہار کے ایک مشہور قصبے چندن بارہ (مشرقی چمپارن) میں ہوئی۔ ان کے والد بزرگوار شیخ بارک اللہ ایک دیندار، نیک طبیعت اور سادہ مزاج انسان تھے۔ چنانچہ دینداری، نیک طبعی اور سادگی انھیں وراثت میں ملی۔ ابتدائی تعلیم آزاد مدرسہ اسلامیہ ڈھاکہ میں حاصل کی۔ ۱۹۶۲ء میں مشہور دینی درسگاہ دارالعلوم احمدیہ سلفیہ، دربھنگہ (بہار) سے عالمیت کی سند حاصل کی اور وہیں سے اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے جامعہ اسلامیہ، مدینہ منورہ چلے گئے، جہاں سے ۱۹۶۷ء میں انھوں نے بی.اے. کیا۔ پھر **المعهد العالی للقضاء** سے ایم.اے. اور جامعہ امام محمد بن سعود الریاض سے پی ایچ. ڈی. کی ڈگری حاصل کی۔ تکمیل تعلیم کے بعد وہیں **دار الدعوة والافتاء** میں بحثیت مترجم مامور ہوئے اور بعد میں اسی محکمے میں اعلیٰ مناصب پر فائز ہوئے۔

ڈاکٹر لقمان السّلفی کی شخصیت اس اعتبار سے تمام ارباب علم و دانش اور اصحاب فکر ونظر کے لیے قابل تقلید ہے کہ انھوں نے دورِ طالب علمی سے لے کر پوری عہد ملازمت سعودی عرب میں گزارنے کے باوجود اپنے آبائی وطن (چندن بارہ، مشرقی چمپارن، بہار) میں جامعہ امام ابن تیمیہ کے نام سے ایک ایسی دینی درسگاہ کا قیام کیا ہے، جو علوم دینیہ وشرعیہ کے ساتھ ساتھ عربی زبان وادب کا ایک عظیم مرکز بھی ہے۔